ایرانی کورونا وائرس ویکسین کی دوسری ڈوز لگوانے کے بعد رہبر انقلاب کی گفتگو - 23 /Jul/ 2021

ایرانی کورونا وائرس ویکسین کی دوسری ڈوز لگوانے کے بعد رہبر انقلاب اسلامی امام خامنہ ای کی 23 جولائی 2021 کو کی گئی تقریر کا مکمل متن درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

ملک کے محققین اور طبی عملے کی کوششوں کی تعریف

الحمد للہ ، میں ویکسین کی دوسری ڈوز حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ پہلی ڈوز کے بعد ، مجھے بالکل بھی کوئی مضر اثرات نہیں ہوئے اور شکر ہے کہ یہ مرحلہ بہت اچھی طرح گزر گیا۔ کوئی بخار اور اس طرح کے دیگر مضر اثرات نہیں تھے۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ معزز حضرات کا شکریہ ادا کروں جنہوں نے یہاں آنے میں مشکلات کا سامنا کیا۔ خاص طور پر ، میں ان عزیز سائنسدانوں اور محققین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ملکی ویکسین کی تیاری کو مکمل کرنے میں کامیابی حاصل کی اور میں طبی عملے ، نرسوں اور پوری میڈیکل کمیونٹی کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس طویل عرصے میں واقعی قابل قدر کوششیں کیں اور اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالا۔

ملکی اور غیر ملکی ویکسین کا استعمال

لوگوں میں ویکسین کی تقسیم میں رکاوٹ پیدا ہوئی جو بنیادی طور پر ان کی وجہ سے تھی جنہوں نے ہمیں ویکسین بیچنے کا وعدہ کیا تھا اور جو اپنے وعدے سے پھر گئے۔ ایک بار پھر ، یہ ایران کی عوام اور ملک کے حکام کو یاد دلاتا ہے کہ ہمیں تمام معاملات میں اپنے پیروں پر کھڑا ہونا چاہیے اور دوسروں پر انحصار کرنے سے مسائل پیدا ہوں گے ، جیسا کہ اس معاملے میں دیکھا گیا ہے۔

بے شک ، ویکسین کی ملکی پیداوار کے علاوہ ، ہمارے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ ہم دوسرے ممالک کی مصنوعات کو اس شرط پر استعمال کریں کہ یہ قابل اعتماد ہو اور ہم ان کا استعمال کریں گے ، لیکن توجہ ملکی پیداوار پر ہونی چاہیے۔ عوام کو انتظار میں نہیں رکھنا چاہیے۔ اللہ کے کرم سے ، ویکسین لوگوں میں مکمل آسانی اور بغیر مشکل کے ساتھ تقسیم کی جائے گی اور مجھے امید ہے کہ معزز حکام اس طرف توجہ دیں گے۔

احتیاطی تدابیر پر عمل کرنے کی ضرورت

ایک اور مسئلہ ، جو ہماری عزیز عوام سے متعلق ہے ، پروٹوکول کی مراعات کرنے کے بارے میں ہے۔ وائرس میں ہونے والے تغیرات کے ساتھ - اب تک ، پانچ ، چھ تغیرات ہو چکے ہیں - خطرات اپنی جگہ موجود ہیں۔ لوگوں کی احتیاط کم نہیں ہونی چاہیے اور پروٹوکول کی اہمیت صرف اس لیے نہیں کم ہونی چاہیے کہ یہ بیماری اتنی دیر تک جاری رہی ہے یعنی ڈیڑھ سال۔ پروٹوکول کی مراعات کرتے رہنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ، مختلف مذہبی اور غیر مذہبی تقاریب ہیں ، لیکن بنیادی طور پر پروٹوکول کی مراعات ہونی چاہیے-جیسے سماجی فاصلہ ، ماسک پہننا اور اس طرح کے دیگر پروٹوکول۔

یہ وہ تدابیرہیں جو محکمہ صحت کے عہدیدار اکثر تجویز کرتے ہیں۔ انہیں ان کی تاکید کرتے رہنی چاہیے اور لوگوں کو ان کی مراعات ضرور کرنی چاہیے کیونکہ وائرس واقعی خطرناک ہے۔ اگر ہم ان مشکلات کو برداشت کرتے ہیں - میرا مطلب ہے کہ عام طور پر لوگ - اور اگر ہم ان مشکلات کو محدود مدت کے لیے برداشت کرتے ہیں تو یہ بیماری جڑ سے اکھاڑ دی جائے گی یا یہ کم از کم پھیلنا بند کر دے گی۔ کیا یہ بہتر ہے یا شرح اموات ، مالی نقصانات اور کاروبار بند ہونے کا تسلسل بہتر ہے؟ اس معاملے کا مقابلہ کرنا چاہیے ، عہدیداروں کو سنجیدگی سے کام کرتے رہنا چاہیے ، لوگوں کو اس معاملے پر احتیاط سے عمل کرنا چاہیے اور اجرائی تنظیموں کو سنجیدگی سے ملکی مصنوعات کی حمایت کرنی چاہیے۔ دوسرے لفظوں میں ، کوو ایران برکت اور دیگر مراکز مثلا پاسچر اور رازی تحقیق ادارے کی طرف سے تیار کی جانے والی ویکسین کو یقینی طور پر حمایت اور پشت پناہی کی جانی چاہیے تاکہ وہ اسے بہترین طریقے سے انجام دیں۔

خوزستان کے لوگوں کے بارے میں تاکید۔

میں اس موقع سے کسی اور معاملے پر بات کرنے کے لیے استفادہ کرنا چاہتا ہوں۔ پچھلے سات ، آٹھ دنوں میں ، ہمارے مسائل میں سے ایک خوزستان کا مسئلہ اور اس علاقے میں لوگوں کی پانی کی کمی کا مسئلہ رہا ہے۔ ہمارے لیے یہ دیکھنا واقعی تکلیف دہ ہے کہ اس صوبے میں رہنے والے وفادار لوگوں کے ہوتے ہوئے اور اس علاقے میں موجود تمام قدرتی وسائل اور وہاں کام کرنے والی تمام فیکٹریوں کے باوجود ، لوگ اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ وہ پانی کی قلت اور سیوریج سسٹم کے مسائل سے نبرد آزما ہیں۔

اگر اہواز میں پانی اور سیوریج کے نظام کے حوالے سے جو سفارشات پیش کی گئی تھیں - سیوریج سسٹم اور اہواز میں پانی کی قلت کے مسئلے کے لیے بہت سی تجاویز پیش کی گئی تھیں ، ان پر مناسب توجہ دی جاتی تو ہمیں اب یہ مسائل نہ ہوتے۔ اب جب کہ لوگ اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں ، اس کے لیے کوئی ان پر الزام نہیں لگا سکتا۔ وہ پریشان ہیں۔

خوزستان کے لوگوں نے مقدس دفاع کے دور میں نظام اور انقلاب کے تئیں اپنی وفاداری ثابت کی ہے۔

پانی کی کمی کوئی معمولی مسئلہ نہیں ، خوزستان کے گرم موسم کو دیکھتے ہوئے اور خود خوزستان کے لوگوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو بہت وفادار لوگ ہیں۔ آٹھ سالہ مقدس دفاع دور کے دوران ، جو لوگ مختلف مشکلات کی صف اول میں تھے وہ خوزستان کے لوگ تھے اور وہ واقعی ثابت قدم تھے۔ میں اس کا گواہ ہوں۔ میں نے قریب سے دیکھا کہ کتنی وفاداری اور تندہی سے انہوں نے اپنی جوانی اور اپنے جوانوں کو خط مقدم پر بھیجا۔ ان کی خواتین نے بھی مدد کی اور اس لیے ان وفادار اور پرجوش لوگوں کو ان مسائل کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

لوگوں کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا اور ان کے مسئلے کو حل کیا جانا چاہیے ، جیسا کہ اب تک حل کیا جانا چاہیے تھا۔ اگر ضروری اقدامات مقررہ وقت میں اختیار کیے جاتے تو یہ صورتحال یقینی طور پر لوگوں کے لیے پیدا نہ ہوتی۔ شکر ہے کہ مختلف ادارے-ایگزیکٹو اور نان ایگزیکٹو-اب فعال ہوگئے ہیں اور معاملے کو سنجیدگی سے آگے بڑھا رہے ہیں اور جب اگلی انتظامیہ عہدہ سنبھالے گی تو انہیں معاملے کو اور سنجیدگی سے نمٹانا چاہیے۔

عوام دشمن کو معاملے سے فائدہ نہ اٹھانے دیں۔

یقینا عوام کو بھی محتاط رہنا چاہیے۔ دشمن ملک ، انقلاب ، اسلامی جمہوریہ اور عوام کے مفادات کے خلاف ہر چھوٹی چھوٹی بات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ عوام کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ دشمن حالات سے فائدہ نہ اٹھائے اور دشمن کو کوئی بہانہ نہ دے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اس قوم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا اور ہماری قوم پر اپنا کرم اور فضل نازل کرے گا جو خدا کی رحمت اور مہربانی کی مستحق ہے۔

والسّلام علیکم و رحمۃاللہ و برکاتہ